محمد اسلام حقانی *

مغربی تہذیب اور اس کے مظاہر فتنوں کا سرچشمہ

عصر جدید کا جائزہ لیتے ہوئے سوالات کا جم غفیر ذہن میں بار بار ابھرتا ہے وہ یہ کہ عالم اسلام میں مساجد کی بھی کوئی کمی نہیں ہے' دینی مدارس و جامعات کی بھی بہتات ہے' علماء کرام بھی لاکھوں کی تعداد میں ہے' اصلاحی اور تبلیغی مراکز بھی بہت ہیں' اکثر ممالک غیروں کے غلامی سے بھی آزاد ہو چکے ہیں' دینی کتابوں کی بھی کوئی کمی نہیں ہے' دینی رسائل' جرائد اور اخبارات کی بھی بھرمار ہے...... تو پھر یہ الحاد' لادینیت' تفرقہ بازی' مذہب بیزاری' مغربی وضع قطع' اور غیر اسلامی رسومات کا سیلاب کیوں؟ توہم پرستی' عریانی' فحاشی اور غیر شرعی مظاہرے کیوں ہیں؟ لوگ تیزی سے لبرل ازم' سیکولرازم اور ماڈرن ازم کے تاریک گڑھوں میں کیوں گرتے جارہے ہیں' عوام الناس علماء کرام' صوفیاء عظام اور مجاہدین کرام سے بیزار کیوں ہوتے جارہے ہیں؟ لوگوں کے دلوں میں مذہب کے خلاف نفرت کا جذبہ کیوں اُبھر رہا ہے؟ لوگ قرآن' حدیث اور ماخذ دینیہ سے ہٹ کر مغربی افکار اور نظریات کیوں اپنا رہے ہیں اور لوگ اسلامی تہذیب' ثقافت' اقدار اور روایات کو چھوڑ کر مغربی تہذیب' ثقافت اقدار اور روایات کیوں اختیار کررہے ہیں؟ ہر کوئی پریشان حال' بے سکون اور عدم اطمینان کا شکار کیوں ہیں؟

حالات اور واقعات کا حقیقت پسندی سے اگر جائزہ لیا جائے تو ذہن اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ اصل وجہ یہ ہے کہ مغرب کی فکر' فلسفہ' تہذیب' ثقافت' نظام جمہوریت' نظام سرمایہ داری' سائنس' ٹیکنالوجی اور مغربی سامراج و استعمار عالم اسلام کے سیاسی' اقتصادی' فکری' تمدنی اور ثقافتی نظاموں پر پوری طرح مسلط ہو چکی ہے جس سے زندگی کا ہر شعبہ متاثر ہوا ہے' مغرب نے اپنے فکر' فلسفہ' سائنس اور ٹیکنالوجی کے ذریعے دنیا کی فکری' معاشی اور سیاسی' باگ ڈور سنبھالی ہے اور دوسری جانب اپنی مصنوعات کے ذریعے بازاروں' مارکیٹوں اور عالمی منڈیوں پر اپنا قبضہ جمالیا ہے' اسی طرح ایک انسان کو ایک ہی وقت میں مغربی فکر' نظام حیات سائنس اور ٹیکنالوجی سے واسطہ پڑتا ہے۔ اُسے اپنے تمام مسائل اور مشکلات کا ذہنی' فکری اور عملی حل مغربی فکر' فلسفہ' سائنس اور ٹیکنالوجی میں نظر آنے لگتی ہے' جلد ہی اسکے ذہن میں یہ بات بیٹھ جاتی ہے کہ مغرب سے تعلق رکھنے والی ہر شے خواہ وہ کوئی فکر ہو یا

---

* رفیق موتمر المصنفین جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

عمل وہ قابل اعتماد اور لائق قبول ہے' اسی طرح پورے عالم اسلام بلکہ ساری دنیا میں مغرب کے فکر' فلسفہ' تصورات' نظریات' سائنس اور ٹیکنالوجی کا رواج عام ہوا تو اسلامی تعلیم کی بجائے مغربی تعلیم عام ہوئی' اسلامی تعلیمی اداروں کی بجائے مغربی' عصری تعلیمی ادارے کثرت سے قائم ہوئے' اسلامی تہذیب' ثقافت' اقدار اور روایات کی بجائے مغربی تہذیب' ثقافت اقدار اور روایات عام ہونے لگے' اسی طرح مغرب کے عصری دانشگاہوں سے نکلنے والے افراد جس طرح مغربی افکار کے حامل اور ان کے داعی بنے اسی طرح مغربی سائنس و ٹیکنالوجی کی بھی انہوں نے وکالت شروع کردی۔ ویسے بھی مغرب سے نسبت رکھنے والی ہر چیز چاہیے' اس کا تعلق فکر سے ہو یا نظام حیات سے ہو یا زندگی کی بنیادی ضرورتوں سے ہو پوری دنیا کے لئے مسحور کن ہے ان کی ظاہری چمک دمک، رعنائی وزیبائی اور دل کشی سے دھوکہ کھایا ہوا انسان اِسے دنیا کا بہترین اور واحد تحفہ تصور کرتا ہے' عالم اسلام میں ایک ایسی نسل تیار ہوگی جو مغرب سے آنے والے تمام افکار و نظریات پر کامل ایمان رکھتی ہے جو نسل در نسل جاری ہے اور مغرب سے مرعوب لوگوں نے مغرب کے بہت سے ایسے افکار اور تصورات قبول کر لئے جو سراسر اسلام کے بنیادی تصور اور مزاج کے خلاف ہیں ان میں سے بعض شعوری طور پر مغرب پر ایمان لے آئے ہیں اور بعض لاشعوری طور پر ان کے ہمنوا بن گئے۔ لہٰذا جن ممالک میں مغرب کے افکار' نظریات' نظام جمہوریت اور نظام سرمایہ داری' رائج ہے تو وہاں مسائل حل ہونے کی بجائے پیچیدہ اور گھمبیر ہوتے جارہے ہیں' سیاسی' اقتصادی' زراعتی اور تعلیمی بحرانوں میں وہ ممالک مبتلا ہوگئے' حتیٰ کہ مسلمانوں کی نظام عبادات' نظام اخلاق اور روحانیت روز بہ روز زوال پذیر ہوتا جارہا ہے اور رفتہ رفتہ لوگ اسلام، مذہب، جہاد اور علماء سے بیزار ہوکر سیکولرازم، لبرل ازم، ماڈرن ازم، مغربی فکر، فلسفہ اور مادیت کی تاریکیوں میں گرتے چلے گئے اور اِسی مادہ پرستی نے ان کے دلوں سے سکون اور اطمینان کا خاتمہ کردیا اور لوگوں کا محور صرف اور صرف مادہ ہی رہ گیا۔ اسی وجہ سے ہمارے اذہان مفلوج ہوکر رہ گئے' یہاں تک کہ ہم مغرب کے فکر اور فلسفہ کی تہہ تک جاننے کے بھی قابل نہ رہے یا ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا کوئی احساس ہی نہ رہا کہ ہم اس کی تہہ تک جاننے کی کوشش کرتے اسی وجہ سے ہم درج بالا بحرانوں اور مسائل سے دوچار ہوئے' لیکن اب بھی ہمارے لئے مغرب کو جاننے پہچانے کا موقع ہے کہ پہلے ہم مغربی فکر' فلسفہ' تہذیب' ثقافت' تاریخ' سائنس اور ٹیکنالوجی کو سمجھے اور پھر اس کا اسلامی محاکمہ اور محاسبہ پیش کریں کیونکہ مغرب اور فلسفہ مغرب عصر حاضر کے مسائل اور مصائب کی بنیاد اور عصر حاضر کا اہم ترین موضوع ہے' مغربی تہذیب بظاہر ایک غالب اور طاقتور تہذیب ہے کہ دنیا بھر میں اثر و نفوذ کررہے ہیں اور اس وقت جس تہذیب کو دنیا میں غلبہ حاصل ہے وہ یہی مغربی تہذیب ہے' مغربی تہذیب کے غلبے کے نتیجے میں مذہب انسان کا ایک ذاتی معاملہ بن کر طاق نسیان کی زینت بن جاتی ہے اور

مذہب کی بنیادی ماخذ کی من مانی تشریحات کی کھلی اجازت ہر کس و نہ کس کو حاصل ہوجاتی ہے مثلاً پندرویں صدی عیسوی میں مغرب میں عیسائیت کے بعض علماء جن میں جرمن کے مسیحی رہنما ''مارٹن لوتھر'' سرفہرست ہیں' پاپائے روم کے خلاف بغاوت کی اور پاپائیت کے نظام کو چیلنج کرتے ہوئے بائبل کی تعبیر و تشریح کا ایک نیا سسٹم قائم کیا جس کی بنیاد پر پروٹسٹنٹ ازم فرقہ وجود میں آیا اور پاپائے روم کے کیتھولک فرقہ کے ساتھ مارٹن لوتھر کے پروٹسٹنٹ فرقہ کی یہ کش مکش بائبل کی تعبیر و تشریح اور مسیحی تعلیمات کے سوسائٹی پر عملی اطلاق کے حوالہ سے مسلسل چلی آرہی تھی' اب ہمارے بعض نام نہاد دانشوروں کے دل میں بھی یہ خیال آیا کہ ہم آخر کیوں ایسا نہیں کرسکتے کہ دین کی تعبیر و تشریح کے اب تک صدیوں سے چلے آنے والے فریم ورک کو چیلنج کرکے اس کی نفی کریں اور مارٹن لوتھر کی ''تحریک اصلاح'' کی طرح قرآن وسنت کی نئی تعبیر و تشریح کی بنیاد رکھیں' چنانچہ انہوں نے بھی ''ری کنسٹرکشن'' کے جذبے کے ساتھ لوتھر کی قدم بہ قدم پیروی کا راستہ اختیار کیا اور قرآن وسنت کی تعبیر نو کے کام کا آغاز کردیا اور ان نام نہاد جدیدیت پسند مفکرین نے فقہائے امت کے ٹھوس علمی کام کے سامنے فقہ مفادات' فقہ ضرورت' فقہ حقیقت بلکہ فقہ مغربیت اور الحاد پیش کرنا شروع کردیا اور اجتہاد فی الدین کے نام پر فساد فی الدین میں مصروف ہوگئی قرآن وسنت اجماع امت کے مقابلہ میں عقل کو ترجیح دیتے رہے اور امت مسلمہ کو فسق و فجور' الحاد و زندقہ' فحاشی وعریانی' رقص و موسیقی' اباحیت و لادینیت کی تعلیم دیتے رہے لیکن فقہائے اسلام کے چودہ سو سالہ ٹھوس علمی و تحقیقی کام کے سامنے ان کی اس فقہ مغربیت کی کوئی علمی عقلی اور منطقی حیثیت نہیں ہے' یہ جدیدیت پسند مفکرین فقہائے اسلام کے تمام آراء سے صرف نظر کرکے اپنی نئی فقہ مغربیت پیش کرتے ہیں' جو مغربی استعمار کو سہارا عطا کرتی ہے اور قرآن و سنت کے نام پر قرآن وسنت کو مسخ کرنے اور علماء کرام' صوفیاء عظام اور مجاہدین بلکہ مذہب اسلام کی بیخ کنی کرتی ہے اور شریعت کے نام پر شریعت کو منہدم کرتی ہے جدیدیت پسندوں کی نئی فقہ مغربی فکر' فلسفے اور سائنس کی اسلام کاری کا فریضہ انجام دیتی ہے اور مغرب کی غیر مشروط اطاعت کا پیغام عام کرتی ہے یہ دین کی چودہ سو سالہ تعلیمات و روایات کو بدلنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب زمانہ بدل گیا اور اسلام ہر زمانے کا ساتھ دیتا ہے۔ اس امر میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ زمانہ ہمیشہ رنگ بدلتا رہا ہے' بہت کچھ پہلے بدل چکا ہے اور مزید بدلے گا۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جمود کسی قوم کی تخلیقی صلاحیتوں کو یخ بستہ کردیتا ہے' لیکن سوال یہ ہے کہ زمانی ارتقاء کی ہر تبدیلی اور ہر جدید چیز صحت مند ہے؟ کیا ہر تغیر باعث خیر ہے؟ کیا تاریخ کا ہر قدم عروج ہی کی طرف اٹھتا ہے؟ اور کیا ہر حرکت بلندی ہی کی سمت لے جاتی ہے؟ ان سوالات پر جب تاریخ کی روشنی میں غور کیا جائے تو اس کا جواب نفی میں ملتا ہے' زمانی تقاضوں سے مجبوری کے باعث کسی بھی فکری اساس سے محروم اور قرآن وسنت کی تعبیر نو

کے خواہاں یہ جدیدیت پسند طبقہ اسلامی قدامت پسندی اور امت مسلمہ کی جمہوری روایات اور قدیم مسلمہ علمی روایت کو جدیدیت پسندی' روشن خیالی اور اسلام کی جدید تعبیر نو میں بدلنا چاہتا ہے۔ وہ شعوری یا پھر لاشعوری طور پر تقلید اغیار کی دعوت دے رہے ہیں' تقلید اگر جدید کی کی جائے تو وہ قابل فخر چیز نہیں بن سکتی لیکن پھر بھی یہ جدیدیت پسند ٹولہ ہر جدید چیز کے اسلام کاری پر مصر ہے یہ الگ بات ہے کہ قرآن وسنت کی تعبیر وتشریح کا روایتی فریم ورک اس قدر مضبوط ومستحکم ہے کہ اس چٹان کیساتھ سرٹکرانے والوں کو ابھی تک اپنے زخموں کو سہلانے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوا اور نہ مستقبل میں اسکی کوئی امید دکھائی دے رہی ہے۔نظریاتی لحاظ سے جدیدیت پسندی (ماڈرنزم) کی فکری مثال معتزلہ کے ساتھ دی جاسکتی ہے'انہوں نے قرآن وسنت کو قبول کیا لیکن اس کی تعبیر میں اپنی عقل اور تاویل کو معیار مقرر کیا امت مسلمہ کے جمہوری افکار سے متصادم معتزلی طبقہ ختم ہوگیا۔لیکن اب بھی وہ فکر باقی ہے ماضی میں جب جدیدیت پسندوں نے سر اٹھایا تو علماء حق نے سختی کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا اور ہر ایسی تخریبی کوشش ملت اسلامیہ کی رائے عامہ سے ٹکرا کر آخر کا ختم ہوگیا۔آج بھی بنیادی کشمکش مغرب اور اسلام روایت اور جدیدیت' مادیت اور روحانیت ہی کے درمیاں ہے اور ہماری تاریخ اس کی گواہ ہے کہ دین اسلام جدیدیت پسندوں کی خاطر نہ کبھی ماضی میں بدلا گیا اور نہ آج بدلا جاسکتا ہے لیکن پھر بھی اسلام کو اس وقت ہر طرف سے شدید خطرات لاحق ہیں مثلاً (۱) الحاد مادی: یعنی اسلامی بینکاری' (۲) الحاد روحانی : یعنی نکاح المیسار' (۳) تعذیب جسمانی : مغربی حملے (۴)' جدیدیت کا اثرونفوذ: مغرب اور سرمایہ داری کا تسلط (۵) مادہ پرستی: خاندانی نظام کا خاتمہ (۶) حرص دنیا: عورت اور اولاد سے گھروں کی محرومی' (۷) رزق کیلئے ہمہ وقت تگ و تاز جاودانہ: اولاد اور رشتوں کی تباہی' محبت کا خاتمہ' (۸) ہرنئی ٹیکنالوجی کا چسکا: ھل من مزید کے باعث قرضوں کے معیشت کریڈٹ کارڈ کی لعنت' (۹) سیر وتفریح اور لغویات میں استغراق: ذکر اور عبادات سے محرومی (۱۰) لذت ومسرت کی تلاش صرف جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے: رشتوں کا زوال روحانی خلا فکر صحیح سے محرومی' (۱۱) انقلاب کے نعرے جلسے جلوس: دینی شخصیت کی تعمیر کا خاتمہ (۱۲) میڈیا کو مفتی اعظم سمجھنا: دعوت دین کا صرف مادی ذرائع پر منحصر ہوکر ریا کاری کے شرک میں ملوث ہونا (۱۳) علم کا خاتمہ اور صحبت نیک سے گریز: پمفلٹ پوسٹر کیسٹ ویڈیو ملٹی میڈیا کا بے دریغ استعمال جس کے باعث دین مادہ پرستی کا مظہر بنادیا گیا (۱۴) اپنے قصیدے پڑھنے کی روایت: خودپسندی خود کلامی خودستائی شرک کی بدترین شکل' (۱۵) خواہش نفس کا الٰہ ہونا: دین کے احکام وتعلیمات کو اپنی حالت کے لحاظ سے ڈھال لینا اور مسخ کرکے اپنے فائدے کیلئے موڑ دینا' (۱۶) دجالی اور طاغوتی آلات اور ایجادات کو قرآن کریم سے ثابت کرنا ہے: قرآن کریم کے بنیادی اور اصلی اعلیٰ اور ارفع مقاصد' اہداف

اور حکمتوں سے روگردانی کرنا۔

یہ ہے عصر حاضر کے جدید فتنے جو مغربی تہذیب' سائنس اور ٹیکنالوجی کے اثرات سے پیدا ہو چکے اور عصر حاضر کے نام نہاد جدیدیت پسند اس کو اپنانے پر بہت زور شور سے عمل پیرا ہے' عصر حاضر میں عالم اسلام کا سب سے بڑا فتنہ جدیدیت اور جدیدیت پسند مفکرین ہیں جو مغرب کو اعلیٰ و برتر تصور کرتے ہیں مغربی تہذیب کو سب کچھ سمجھ بیٹھے اور مغربی فکر وفلسفہ کو حرف آخر مانتے ہیں لیکن مغرب سے آگاہ نہیں ہیں اگران مغرب زدہ مفکرین کے افکار پر ایک نظر ڈالی جائے تو انسان حیران رہ جاتا ہے لیکن یہ دانشور مغربی فکر فلسفے اور اسلامی تاریخ سے عدم آگہی کے باعث چند چلتے پھرتے مشہور عام خیالات کو اسلام اور مغربی فکر وفلسفے کا عکس سمجھ بیٹھے ہیں' یہ محض امت مسلمہ اور اسلام کے بدنامی کا سبب بن رہے ہیں صرف میڈیا نے اُسے اسلامی اسکالر کے خطابات سے نوازا' اور مغربی افکار کی آبیاری میں مصروف ہیں جس کی مثالیں عالم اسلام میں سینکڑوں سے متجاوز ہیں اور یہ مفکرین مغربی فکر وفلسفہ کے ساتھ مغرب کی درندگی' بہیمیت وحشت' بربریت اور سفاکی کی تاریخ سے یا تو واقف نہیں یا پھر اس تاریخ کو دانستہ طور پر بیان کرنا نہیں چاہتے۔ یہ تمام دانشور مسلمانوں کی دہشت گردی پر بے پناہ شرمندہ اور معذرت خواہ ہیں۔ لیکن کسی ایک دانشور نے یہ سوال نہیں اٹھایا کہ نو کروڑ ریڈ انڈیز (سرخ ہندیوں) کو مارنے والی امریکی اور تین سو سال میں ایک ارب پچھتر کروڑ انسانوں کو قتل کرنے والی مغربی اقوام دہشت گردی بجائے انسانیت کے علمبردار کیوں سمجھے جارہے ہیں؟ مسلمانوں کو دہشت گردی ختم کرنے کا مشورہ دینے والے عالمی دہشت گردوں کی دہشت گردی پر کیوں خاموش ہیں؟ یہ نام نہاد حمیتِ دین سے عاری دانشور جس بیباکی کے ساتھ عالم اسلام اور علماء کرام' مجاہدین امت' طلبائے علوم دینیہ پر طنز کرتے ہیں۔ اس قدر بیباکی کے ساتھ مغرب کی دہشت گردی کو کیوں بے نقاب نہیں کرتے؟ کیا یہ دانشور مغرب کے وفادار حلیف تو نہیں ہیں؟ لہٰذا دور حاضر میں اگر امت مسلمہ درج بالا بحرانوں سے نکلنا چاہتے ہیں تو مسلمان اہل علم پر لازم ہیں کہ وہ اپنے اسلاف کی تاریخ دہراتے ہوئے علم الکلام اور مغرب فکر وفلسفے پر عبور حاصل کریں تاکہ مغرب فکر کی بھرپور تنقیدی جائزہ لیا جائے اور ارباب دانش پر مغرب کی کمزوریوں خامیوں گمراہیوں' سیاہ کاریوں اور کھوکھلے پن کو واضح کیا جائے اور مغرب پر ہمیں برتری تب حاصل ہوجائے گی جب ہم مغرب سے آگاہ ہوجائیں تو پھر درج بالا تمام فتن' شرور فسادات اور بحران ختم ہوکر امت مسلمہ اطمینان اور سکون قلبی کی نعمت سے مالامال ہوجائے گی۔ اللہ کرے کوئی مرد مومن مردِ میدان بن جائے امین۔ الیس الصبح بقریب